

"روزوں کے ستر 70 مسائل"

مقدمہ

الحمد لله نعمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ، ومن يضلل فلا هادي له ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

أما بعد :

اللہ تعالیٰ کی تعریف و شکر ہے ، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں ، اور اس سے ہی مدد طلب کرتے ہیں ، اور اسی سے ہی بخشش طلب کرتے ، اور اپنے نفسوں کی شر اور برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں ۔

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا ، اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔

اما بعد :

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فضل کرم اور احسان کرتے ہوئے خیر و بھلائی کا موسم سایہ فگن کیا ہے ، یہ ایسے ایام ہیں جن میں حسنات و نیکیاں زیادہ ہوتی اور گناہوں کو مٹایا جاتا اور درجات میں بلندی ہوتی ہے ۔

اس موسم میں مومنوں کے نفوس اپنے مولا و آقا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ، یقیناً وہ شخص کامیاب و کامران ہوا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا ، اور نفس کی پیروی میں پڑنے والا شخص خائب و خاسر ہوا ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

{ میں نے تو جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے } ۔

اور عبادات میں سب سے عظیم عبادت اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ روزے ہیں جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا : { تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو } ۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا :

{ اور تمہارے لیے بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو } ۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس فرضیت پر شکر ادا کرنے کی راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا :

{ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو }

اور ان روزہ کو ان کے لیے محبوب اور پسندیدہ بنایا اور ان پر آسانی اور تخفیف کی تا کہ لوگوں کو اپنی عادات اور مالوف کردہ اشیاء ترک کرنا بوجھ محسوس نہ ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

{ گنتی کے چند دن ہیں } -

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر تنگی اور حرج کا خیال رکھتے ہوئے رحم دلی کرتے ہوئے فرمایا :

{ تم میں سے جو بھی مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی مکمل کرے }

لہذا اس میں کوئی تعجب والی بات نہیں کہ اس ماہ مبارک میں مومنوں کے دل اللہ رب رحیم کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب اور فلاح و کامیابی کی امید رکھیں -

جب اس عظیم عبادت کی بہت ہی قدر و قیمت ہے لہذا اس ماہ مبارک کے روزوں کے احکام جاننے ضروری ہیں ، تاکہ مسلمان کو علم ہوسکے کہ اس پر کونسا عمل واجب اور ضروری ہے اور حرام کیا ہے تا کہ اس سے اجتناب کیا جاسکے ، اور کونسی چیز مباح ہے جس کے رکنے سے وہ اپنے آپ پر تنگی نہ کرتا پھرے -

یہ مختصر سا کتابچہ روزوں کے احکام اور اس کی سنن و آداب کا خلاصہ ہے ، میں نے اس میں اختصار کا خیال رکھا ہے ، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور مسلمان بھائیوں کے لیے اسے مفید بنائے ، والحمد لله رب العالمین -

روزے کی تعریف :

1 - الصوم لغت عرب میں الامساک یعنی رکنے کو کہتے ہیں -

شرعی اصطلاح میں طلوع فجر سے لیکر غروب شمس تک مفطرات یعنی روزہ توڑنے والی اشیاء سے نیت کے ساتھ رکنے کو روزہ کہا جاتا ہے -

روزے کے احکام :

2 - امت کا اجماع ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہیں ، اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ ہے :

{ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو } -

روزے کی فرضیت پر سنت نبویہ میں بھی دلائل پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے --- اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا) صحیح بخاری دیکھیں فتح الباری (1 / 49) -

جس شخص نے بھی بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھا اس نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

(جب ہم پہاڑ کے پر پہنچے تو وہاں شدید قسم کی چیخ و پکار تھی میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں ؟ وہ کہنے لگے : یہ جہنمیوں کی آہ بکا ہے ، پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کو کونچوں کے بل لٹکایا ہوا تھا ان کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں اور ان سے خون بہ رہا تھا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں نے فرشتوں سے پوچھا یہ کون ہیں ؟

وہ کہنے لگے : یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی روزہ کھول دیتے تھے (صحیح الترغیب (1 / 420) -

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

مومنوں کے یہ بات طے شدہ ہے کہ رمضان المبارک میں بغیر کسی عذر کے روزہ ترک کرنے والا شخص زانی اور شرابی سے بھی زیادہ برا اور شریر ہے ، بلکہ اس کے اسلام میں ہی شک کرتے ہیں ، اور اسے زندیق اور گمراہ تصور کرتے ہیں -

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنے کی حرمت کا علم ہوتے ہوئے بھی روزہ افطار کرنا حلال سمجھے تو وہ واجب القتل ہے ، اور اگر فاسق ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی بنا پر اسے سزا دی جائے گی -

دیکھیں مجموع الفتاوی (25 / 265) -

روزے کی فضیلت

3 - روزے کی بہت عظیم فضیلت ہے جس کے بیان میں بہت سی احادیث وارد ہیں ذیل میں ہم چند ایک صحیح احادیث نقل کرتے ہیں :

روزہ ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ خاص کیا ہے اور یہ وہ روزہ دار کو خود ہی بلا حساب اجر و ثواب سے نوازے گا جیسا کہ حدیث میں ہے :

(سوائے روزے کے اس لیے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا)
صحیح بخاری حدیث نمبر (1904) ، صحیح الترغیب (1 / 407) -

اور یہ کہ روزے کے پلے کا کوئی عمل نہیں ، دیکھیں سنن نسائی (3 / 345)
اور صحیح الترغیب (1 / 413) -

یہ بھی فضیلت ہے کہ روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی - دیکھیں سنن بیہقی (3 / 345)
اور سلسلۃ احادیث الصحیحۃ (1797) -

اور یہ کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ، جب وہ افطاری کرتا ہے تو اپنی افطاری سے خوش ہوتا ہے ، اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا - دیکھیں صحیح مسلم (2 / 807) -

اور یہ بھی فضیلت ہے کہ روزہ قیامت کے دن روزہ دار کے لیے سفارش کرتے ہوئے کہے گا : اے رب میں نے اسے دن کو کھانے پینے اور شہوات سے روک دیا تھا اب اس کے بارہ میں میرے سفارش قبول فرما -

دیکھیں مسند احمد (2 / 174) ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے
دیکھیں المجمع (3 / 181) صحیح الترغیب (1 / 411) -

اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ دار کے مونہہ کی بو کستوری سے بھی زیادہ اچھی ہے -
دیکھیں صحیح مسلم (2 / 807) -

اور یہ کہ : جہنم کی آگ سے روزہ بچاؤ اور ڈھال ہے -

دیکھیں مسند احمد (2 / 402) صحیح الترغیب (1 / 411) صحیح الجامع (3880) -

جس نے بھی فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں اسے جہنم سے ستر برس دور کر دے گا -

دیکھیں صحیح مسلم (2 / 808) -

اور یہ بھی فضیلت ہے کہ : جس نے بھی ایک اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اس کی وجہ وہ جنت میں داخل ہوگا - مسند احمد (5 / 391) صحیح الترغیب (1 / 412) -

اور جنت میں الریان نامی ایک دروازہ ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہو سکتا جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1797) -

اور رمضان المبارک کے روزے رکن اسلام ہیں اور ماہ رمضان میں ہی قرآن مجید نازل کیا گیا ، اور اسی ماہ مبارک میں لیلة القدر ہے جو ایک ہزار راتوں سے بھی زیادہ افضل ہے ۔

جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3277) -

رمضان المبارک کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں ۔ دیکھیں مسند احمد (280 / 5) صحیح الترغیب (1 / 421) -

جس نے بھی رمضان المبارک میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے روزے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں ۔

دیکھیں صحیح بخاری حدیث نمبر (37) -

ہر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ جہنم سے آزادی دیتا ہے ۔ دیکھیں مسند احمد (256 / 5) صحیح الترغیب (1 / 419) -

روزے کے فوائد

4 - روزے کی بہت ساری حکمتیں اور فوائد ہیں جن کا دار و مدار تقویٰ ہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ اپنے فرمان " تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو " میں بیان کیا ہے ۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ : جب اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہوئے اور اس کے عذاب کے خوف سے مسلمان حلال چیزوں سے بھی روزے کی حالت میں رک جاتا ہے تو وہ بالاولیٰ حرام اشیاء سے اجتناب کرے گا ۔

اور یہ کہ جب انسان کا پیٹ خالی ہو اور اسے بھوک ہو تو اس کے حواس سے بھوک جاتی رہتی ہے ، اور جب اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو تو اس کی زبان ، آنکھیں ، ہاتھ اور شرمگاہ بھوکی ہو جاتی ہے ، لہذا روزہ شیطان کو ذلیل کرتا اور شہوت کو توڑتا اور اعضاء کی حفاظت کرتا ہے ۔

جب روزہ دار بھوک اور پیاس کی شدت پاتا ہے تو اسے فقراء اور مساکین کے حالات کا احساس ہوتا ہے جس کی بنا پر وہ ان پر رحم کرتے ہوئے ان کی بھوک مٹانے کی کوشش کرتا ہے ، کیونکہ کسی چیز کی خبر اسے دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی ، اور نہ ہی سوار پیدل چلنے کے بغیر پیدل چلنے والی کی مشقت کو جان سکتا ہے ۔

روزہ خواہشات سے اجتناب اور گناہوں سے دور رہنے کے ارادہ کو زیادہ کرتا ہے ، کیونکہ اس میں طبیعت کو دبانا اور نفس کو مالوف اشیاء سے دور کرنا ہوتا ہے ، اور روزہ میں نظم کا عادی بنایا جاتا ہے اور وعدوں کو بروقت پورا کرنے کی مشق ہوتی ہے جس کی بنا پر بدنظمی کرنے والوں کا علاج ہے ، لیکن یہ سب کچھ اس وقت ہے جب عقل و بصیرت سے کام لیا جائے ۔

اسی طرح روزے میں مسلمانوں کی وحدت کا اعلان ہے لہذا سب مسلمان ایک ہی ماہ میں اکٹھے روزہ رکھتے اور اکٹھے ہی افطار کرتے ہیں ۔

روزوں میں مبلغین اور واعظین حضرات کے لیے فرصت اور سنہری موقع ہوتا ہے کہ وہ لوگوں تک دعوت دین پہنچاسکیں ، دیکھیں اس ماہ مبارک میں لوگوں کے دل مسجدوں کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں بلکہ بعض تو وہ بھی ہوتے ہیں جو پہلی بار مسجد میں داخل ہوئے ہیں ۔

اور کچھ وہ بھی ہیں جو بہت مدت بعد مسجد کا رخ کر رہے ہیں ، اور وہ اس وقت نادر رقت کی حالت میں ہیں جو کبھی کبھی ہوتی ہے ، اس لیے اس فرصت کو موقع غنیمت جانتے ہوئے درس اور وعظ کے ذریعہ لوگوں کو دعوت دینی چاہیے ، اور ایک دوسرے سے نیکی و بھلائی میں تعاون کرنا چاہیے ۔

واعظ اور داعی کو بالکل دوسروں میں ہی مشغول نہیں رہنا چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو بھول ہی جائے اور اس شمع کی طرح ہو جو دوسروں کو تو روشنی دیتی ہے اور اپنا آپ جلاتی رہتی یا پھر ایسے ہو کہ چراغ تلے اندھیرا ؟ ۔

روزوں کے آداب و سنن

5 - روزے کے آداب اور سنن ۔

ان میں کچھ تو واجب اور کچھ مستحب ہیں جن کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے :

سحری کھانے کی حرص اور اس میں تاخیر کرنا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(سحری کیا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے) صحیح بخاری (4 / 139) -

یہ کھانا بابرکت ہے ، اور سحری کھانے میں اہل کتاب کی مخالفت بھی پائی جاتی ہے ،
اور پھر مومن کی سب سے بہترین سحری کھجوریں ہیں - دیکھیں سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2345)
صحیح الترغیب (1 / 448) -

افطاری میں جلدی کرنی چاہیے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تک لوگ افطاری جلدی کرتے رہیں گے ان میں خیر و بھلائی موجود رہے گی)
صحیح بخاری (4 / 198) -

اسے حدیث میں بیان کی گئی اشیاء سے روزہ افطار کرنا چاہیے ، انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه بیان کرتے ہیں کہ :

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے قبل چند رطب (تازہ کھجور) سے افطاری کرتے
اگر رطب نہ ہوتیں تو چند ایک پکی ہوئی کھجوریں کھا لیتے ، اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو ایک
آدھ پانی کا گھونٹ پی کر افطار کرتے تھے) سنن ترمذی (3 / 79) امام ترمذی رحمہ اللہ
تعالیٰ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (922)
(میں اسے صحیح قرار دیا ہے -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرتے تھے :

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری
کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

(ذہب الظم ، وابتلت العروق ، وثبت الاجر إن شاء اللہ) پیاس جاتی رہی اور رگیں تر
ہو گئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا -

سنن ابوداؤد (2 / 765) دار قطنی نے اسے حسن قرار دیا ہے دیکھیں سنن دار قطنی (185 / 2) -

بے ہودہ بات چیت اور اعمال سے اجتناب کرنا ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

(تم میں سے جب کوئی روزہ سے ہو تو وہ گناہ کے کام نہ کرے) رفت معصیت و گناہ
کو کھاجاتا ہے -

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو کوئی بے ہودہ باتیں اور ان پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے
بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (1903) -

لہذا روزہ دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر حرام کردہ چیز سے اجتناب کرے مثلاً جغلی وغیبت اور فحش گوئی وجھوٹ وغیرہ سے پرہیز کرے کیونکہ ان پر عمل پیرا ہونے سے بعض اوقات اس کے روزے کا اجر ہی ضائع ہوجاتا ہے ۔

ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں بھوک کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا) سنن ابن ماجہ (1 / 539) صحیح الترغیب (1 / 453) ۔

نیکیوں کو ختم کرنے اور برائیوں کو کھینچنے والی اشیاء میں فلمیں اور ڈراموں اور کھیل کود میں وقت اور اسی طرح فارغ بیٹھے رہنے اور برے اخلاق اور وقت ضائع کرنے والوں کے ساتھ راستوں اور گلی محلہ میں آوارہ گھومنا ، اور گاڑیوں سے کھیلنا ، راستوں اور فٹ پاتھوں پر بھیڑ کرنا ، یہ سب اشیاء نیکیوں کو ختم کرتی اور برائی پیدا کرتی ہیں ۔

حتی کہ یہ ماہ مبارک جو تہجد اور قیام اللیل کا مہینہ تھا اکثر لوگ تو سارا دن سو کر گزار دیتے ہیں تا کہ بھوک و پیاس کا احساس نہ ہوسکے ، جس کی بنا پر باجماعت نمازیں ضائع ہوتی ہیں اور بعض اوقات تو نماز کے وقت میں بھی ادائیگی نہیں ہوتی ، پھر رات کو کھیل کود اور شہوات میں پڑے رہتے ہیں ، اور بعض لوگ تو رمضان کے آنے پر پریشان ہوجاتے ہیں کہ ان کی لذتیں جاتی رہیں گی اور کچھ لوگ رمضان المبارک میں کفار ممالک میں چلے جاتے ہیں تا کہ وہاں پر وہ کچھ کرسکیں جو اپنے ملک میں کرنا مشکل ہے ! ۔

حتی کہ اب تو مساجد بھی منکرات سے خالی نہیں رہتیں بلکہ عورتیں نماز پڑھنے کے بہانے سے عطر و خوشبو اور طرح طرح کی پرفیومز استعمال کر لے بے پردہ ہو کر نکلتی ہیں جس سے فتنہ پیدا ہوتا ہے ، حتی کہ بیت اللہ بھی ان آفات سے خالی نظر نہیں آتا ۔

اور کچھ لوگوں نے تو رمضان المبارک مانگنے اور سوال کرنے کا سیزن بنا رکھا ہے حالانکہ وہ محتاج نہیں اور اس سے سوال کے لیے دست دراز کرنا صحیح نہیں ، اور بعض لوگ تو اس ماہ مبارک میں آتشبازی اور پٹاخے وغیرہ کے کھیل میں مشغول ہوتے ہیں ، اور کچھ منچلے تو بازاروں اور شاپنگ سینٹروں میں گھومتے اور تالیاں و سیٹیاں بجاتے نظر آتے ہیں ۔

اور کچھ عورتیں تو سلائی اور خوبصورتی کے پیچھے پڑی رہتی ہیں ، اور رمضان کے آخری عشرہ میں نئے نئے ماڈل کے ملبوسات بازار میں آتے ہیں جو لوگوں کو اجر و ثواب اور نیکیوں سے محروم کرنے کا باعث بنتے ہیں ۔

* روزہ دار کو شور شرابا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

:

(اگر روزہ دار سے کوئی شخص لڑائی جھگڑا کرے یا اسے گالی گلوچ ہو تو اسے یہ کہنا چاہیے میرا روزہ ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) ۔

اس حدیث میں ایک نصیحت تو خود روزہ دار کو ہے اور دوسری اس سے لڑنے والے شخص کو کی گئی ہے ، لیکن اس دور میں اگر بہت سے روزہ داروں کے اخلاق کو دیکھا جائے تو اس اخلاق فاضلہ کے خلاف ہی ان کے اخلاق ہوتے ہیں لہذا روزہ دار کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے ۔

اور اسی طرح اسے وقار اور سکینت اختیار کرنی چاہیے لیکن اس کے برعکس آپ دیکھیں گے کہ بہت سے ڈرائیور مغرب کی اذان کے وقت جنونی قسم کی ڈرائیونگ کرتے ہیں ۔

* کھانا پینے میں کمی کرنی چاہیے ، اس لیے کہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ابن آدم کا بھرا ہوا پیٹ سب سے برا برتن ہے ۔۔۔) سنن ترمذی حدیث نمبر (2380)

عقل مند تو صرف زندہ رہنے کے لیے کھاتا ہے نہ کہ وہ کھانے کے لیے زندہ رہتا ہے ، رمضان المبارک میں انواع اقسام کے کھانے تیار کیے جاتے ہیں ، اور کھانے پکانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ ہوتا ہے کہ کون اچھا پکانے والا ہے ، حتیٰ اس ماہ مبارک میں گھروالیوں اور ملازماؤں کا اکثر وقت تو کھانا پکانے میں صرف ہوجاتا ہے ، جس کی بنا پر وہ عبادت سے محروم رہتے ہیں ۔

اور اس ماہ مبارک میں سب سے زیادہ خرچہ کھانے پکانے پر ہی کیا جاتا ہے حالانکہ عام دنوں میں اس کا عشر عشر بھی نہیں ہوتا ، بلکہ یہ مہینہ تو معدہ کے امراض اور موٹاپا پیدا ہونا کا مہینہ بن چکا ہے ، وہ لالچی اور حریص کی طرح کھاتے اور پیاسے اونٹ کی طرح پیتے ہیں ، اور جب نماز کی باری آئے تو سستی اور کابلی سے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں ، اور کچھ تو پہلی دو رکعت ادا کرنے کے بعد ہی بھاگ جاتے ہیں ۔

* روزہ میں علم و مال کی دولت ، اور بدن و عزت و شرف اور اخلاق کی دولت کو سخاوت کر کے لٹایا جاتا ہے ۔

صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خیر و بھلائی کی جود و سخا کرنے والے تھے ، اور رمضان المبارک میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل امین ملتے تو آپ اور بھی زیادہ جود و سخا کرتے جبریل امین ہر رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیز آنکھ سے بھی زیادہ خیر و بھلائی کی جود و سخا کرنے والے تھے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (6) ۔

اب ان لوگوں کا کیا ہوگا جنہوں نے جود و سخا کو بخل سے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نشاط کو سستی و کابلی سے بدل ڈالا ہے ، وہ نہ تو اعمال ہی بہتر اور اچھے اور پختہ کرتے ہیں اور نہ ہی معاملات میں اچھا برتاؤ کرتے ہیں روزہ کو وسیلہ بناتے ہیں ۔

روزہ رکھنا اور دوسرے کو کھلانا اگر کسی میں یہ دونوں چیزیں جمع ہوں تو یہ جنت میں داخل ہونے کا ایک سبب ہے ، جیسا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے فرمان میں بیان کیا ہے :

(یقیناً جنت میں ایسے کمرے ہیں ان کا اندرونی حصہ باہر سے ہی نظر آتا ہے ، اور اندر سے اس کا باہر والا حصہ نظر آتا ہے ، اللہ تعالیٰ نے یہ کمرے کھانا کھلانے ، اور بات چیت میں نرم رویہ اختیار والے ، روزہ دار ، اور رات کو جب لوگو سوئے ہوں تو نماز پڑھنے والے کے لیے تیار کیے ہیں) مسند احمد (343 / 5) صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر (2137) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس نے کسی روزہ دار کو افطاری کروائی اسے بھی روزہ دار جیسا اجر و ثواب حاصل ہوگا ، اور روزہ دار کے اجر و ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی) سنن ترمذی (3 / 171) صحیح الترغیب (1 / 451) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

افطاری کروانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے پیٹ بھر کے کھانا کھلایا جائے ۔ دیکھیں الاختیارات الفقہیۃ صفحہ نمبر (109) ۔

بہت سے سلف صالحین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فقراء کو ترجیح دیتے ہوئے اپنی افطاری فقراء و مساکین کو دے دی ، جن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، مالک بن دینا ، احمد بن حنبل رحمہم اللہ شامل ہیں ، بلکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو یتیموں اور مسکینوں کے بغیر افطاری ہی نہیں کرتے تھے ۔

اس ماہ مبارک میں کرنے والے ضروری کام :

* نفوس اور ماحول کو عبادت کے لیے تیار کرنا ، اور توبہ و اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے میں جلدی کرنا ، ماہ رمضان کے آنے پر خوشی محسوس کرنا ، روزے کو اچھے اور بہتر انداز اور پختگی سے رکھنا ، ، نماز تراویح میں خشوع و خضوع اختیار کرنا ، دوسرے عشرے میں نماز تراویح سے پیچھے نہ ہٹنا ، لیلة القدر کی تلاش اور عبادت کرنا ، ایک بار قرآن مجید پڑھنے کے بعد دوبارہ غور و فکر اور تدبیر سے پڑھنا ، رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے ، فضیلت والے ماہ مبارک میں صدقہ و خیرات کرنا بڑے اور دوگنے اجر و ثواب کا باعث ہے ، رمضان المبارک میں اعتکاف سنت مؤکدہ ہے ۔

* رمضان المبارک شروع ہونے کی مبارکباد دینے میں کوئی حرج نہیں ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام کو رمضان المبارک کے آنے کی خوشخبری دیا کرتے اور اس کا خیال رکھنے پر ابھارا کرتے تھے ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم پر رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے ، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں ، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ، اور بڑے بڑے سرکش شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں ، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے ، جو بھی رمضان کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ محروم ہی ہے) ۔

سنن نسائی (4 / 129) صحیح الترغیب (1 / 490) ۔

روزے کے بعض احکام

6 - کچھ روزے تو ایسے ہیں جو مسلسل رکھنے واجب ہیں مثلاً رمضان المبارک اور کفارہ قتل اور کفارہ ظہار اور رمضان میں دن کے وقت روزے کی حالت میں جماع کے کفارہ میں رکھے جانے والے روزے ۔

اور کچھ روزے ایسے ہیں جس میں تسلسل لازم نہیں ، مثلاً رمضان المبارک کی قضاء ، اور جو شخص قسم کا کفارہ میں رکھے جانے والے روزے اور حج میں قربانی نہ پانے والے کے دس روزے ، یہ جمہور کا مسلک ہے ، (احرام کی حالت میں ممنوعہ عمل کرنے کے فدیہ میں رکھے جانے والے روزے) راجح مسلک یہی ہے ، اور اسی طرح مطلقاً نذر کے روزے جس میں اس نے تسلسل کی نیت نہ کی ہو ۔

7- نفلی روزے فرضی روزوں کی کمی کو پورا کرتے ہیں ، اس کی مثال عاشوراء اور یوم عرفہ ، اور ایام بیض یعنی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ ، پیر اور جمعرات کا روزہ ، اور شوال کے چھ روزے ، اور محرم اور شعبان میں اکثریت سے روزے رکھنا ۔

8 - صرف اکیلا جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث نمبر (1985) میں بھی مذکور ہے ، اور اسی طرح فرضی روزے کے علاوہ صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا بھی منع ہے ۔ دیکھیں سنن ترمذی (3 / 111) ۔

مقصد یہ ہے کہ بغیر کسی سبب کے صرف جمعہ یا ہفتہ کا روزہ رکھا جائے یہ منع ہے ، اور اسی طرح سارا سال ہی روزہ رکھنے بھی منع ہیں ، اور روز میں وصال بھی منع ہے یعنی دو یا دو سے زیادہ دن افطاری کیے بغیر ایک روزے کو دوسرے سے ملا لیا جائے ۔

عیدالفطر اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی گیارہ ، بارہ ، اور تیرہ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں ، لیکن حج تمتع اور قرآن میں جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ ان ایام کے روزے منی میں رکھ سکتا ہے ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہے ۔

ماہ رمضان کی ابتداء

9- ماہ رمضان کی ابتداء چاند دیکھنے یا پھر شعبان کے تیس دن پورے ہونے پر رمضان المبارک شروع ہوتا ہے ، لہذا جو بھی چاند دیکھے یا کسی ثقہ شخص کی جانب سے چاند دیکھے جانے کی خبر ملے تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے ۔

لیکن فلکی حسابات کی بنا پر مہینہ شروع کرنے کا عمل بدعت ہے ، کیونکہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی مسئلہ میں فرمان ہے کہ :

(چاند دیکھ روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرو) ۔

لہذا جب کسی مسلمان عاقل بالغ اور ثقہ شخص کی جانب سے یہ خبر ملے کہ اس نے اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا ہے تو اس کی خبر پر عمل کرتے ہوئے روزے رکھے جائیں گے ۔

روزے کس پر فرض ہیں؟

10 - ہر عاقل بالغ مقیم اور قادر اور موانع (یعنی حیض و نفاس) سے سالم مسلمان پر روزے رکھنا فرض ہیں ۔

بلوغت تین اشیاء میں سے ایک چیز کے پیدا ہونے پر بلوغت ہوجاتی ہے : احتلام وغیرہ کے ذریعہ منی کا انزال ، زیرناف سخت بال اگنا ، عمر پندرہ برس مکمل ہوجانا ، لیکن لڑکی میں حیض کے اضافہ کے ساتھ چار چیزوں میں سے کسی ایک کے آنے پر بلوغت ثابت ہوجاتی ہے ، اس لیے حیض آنے پر لڑکی پر روزے فرض ہوجائیں گے جب اسے دس برس کی عمر سے قبل ہی حیض آجائے

11 - سات برس کی عمر کا بچہ اگر روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا ، بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ جب بچہ دس برس کی عمر میں روزہ نہ رکھے تو اسے نماز ترک کرنے کی طرح سزا دی جائے گی ۔ دیکھیں المغنی لابن قدامہ (90 / 3) ۔

بچہ کو روزے کا اجر و ثواب حاصل ہوگا اور اس کے والدین کو تربیت اور نیکی و بہلائی سکھانے کا اجر حاصل ہوگا حدیث میں ہے کہ :

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عاشوراء کے روزے کی فرضیت کے بارہ میں کہتی ہیں :

جب عاشوراء کا روزہ فرض ہوا تو ہمارے بچے روزہ رکھتے تھے ، اور ہم ان کے لیے روٹی کے کھلونے بنا کر رکھتے جب ان میں سے کوئی بھوک کی وجہ سے رونے لگتا تو ہم وہ کھلونا اسے دیتے اور افطاری تک اس کے پاس ہی رہتا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1960) -

اور بعض لوگ اپنے بچوں کے ساتھ روزوں کے معاملہ میں سستی سے کام لیتے ہیں ، بلکہ بعض اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ شوق سے روزہ رکھ لیتا اور وہ اس کی طاقت بھی رکھتا ہے تو اس کے والدین اپنے خیال میں اس پر شفقت کرتے ہوئے اسے روزہ توڑنے کا کہتے ہیں ، لیکن انہیں یہ علم نہیں کہ بچوں پر حقیقی شفقت تو یہی ہے کہ وہ انہیں روزہ رکھنے کا عادی بنائیں ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے گھروالوں کو جنہم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں ، اس پر سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ انہیں جو حکم دیا جاتا وہ اسے بجا لاتے ہیں } -

12 - جب کافر اسلام قبول کر لے یا پھر بچہ بالغ ہو جائے یا مجنون اور پاگل دن کے وقت ہوش قائم کر لے تو اسے باقی سارا دن کچھ بھی نہیں کھانا پینا چاہیے کیونکہ ان پر روزہ واجب ہو چکا ہے ، لیکن انہیں اس سے پہلے گزرے ہوئے روزے قضاء نہیں کرنا پڑیں گے ، اس لیے کہ اس وقت ان پر روزے فرض نہیں تھے ۔

13 - مجنون اور پاگل مرفوع عن القلم ہے ، لیکن اگر اسے بعض اوقات پاگل پن کا دورہ پڑتا ہو اور بعض اوقات وہ ہوش و ہواس میں رہتا ہو تو ہوش کے وقت اس پر روزہ رکھنا واجب ہے لیکن جنون کی حالت میں نہیں ۔

اور اگر دن کے دوران اسے پر جنون کا دورہ پڑا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا ، جس طرح کہ اگر کوئی شخص بیماری یا کسی اور سبب سے بے ہوش ہو جائے کیونکہ اس نے روزے کی نیت تو عقل مندی کے وقت کی تھی ۔

دیکھیں مجالس شہر رمضان ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ صفحہ نمبر (28) -

14 - جو شخص رمضان کے دوران فوت ہو جائے تو اس پر یا اس کے ولی پر باقی ایام کے روزے نہیں ہیں ۔

15 - جو شخص رمضان کے روزوں کی فرضیت سے جاہل ہو یا پھر اسے کھانے اور جماع کی حرمت کے حکم سے جاہل ہو تو جمہور علماء کرام اسے معذور کہتے ہیں کہ اگر اس جیسے لوگوں کو معذور مانا جاتا ہو ، مثلاً جس شخص نے نیا اسلام قبول کیا ہے یا کوئی مسلمان دار الحرب میں بستا ہو اور ، کفار کے مابین رہنے والا مسلمان ۔

لیکن مسلمانوں کے مابین بسنے والا شخص تو پوچھنے اور تعلیم حاصل کرنے پر قادر ہے لہذا اسے معذور نہیں کہا جائے گا ۔

مسافر -

16 - سفر میں روزہ نہ رکھنے کی شرط یہ ہے کہ وہ عرف یا مسافت کے لحاظ سے سفر شمار ہو (علماء کرام میں پائے جانے والے اختلاف کے باوجود) یہ کہ شہر سے تجاوز کر چکا ہو شہر سے نکلنے سے قبل روزہ چھوڑنا جمہور علماء کرام کے ہاں صحیح نہیں ۔

ان کا کہنا ہے کہ سفر ثابت نہیں ہوا بلکہ ابھی تک تو وہ مقیم اور حاضر ہی ہے ، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ تم میں سے جو بھی اس ماہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے } ۔

شہر سے نکلنے سے قبل اسے مسافر نہیں کہا جائے گا ، لیکن اگر وہ شہر میں ہی ہو تو اس کا حکم حاضر اور مقیم کا ہی ہوگا جس کی بنا پر وہ نماز قصر نہیں کرے گا ۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ سفر معصیت کے لیے نہ ہو (جمہور علماء کرام کے ہاں یہی شرط ہے) ، اور سفر اس لیے نہ کرے کہ وہ روزہ افطار کرنے کا حیلہ ہو ۔

17 - امت اس پر متفق ہے کہ مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے چاہے وہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو یا پھر وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہی کیوں نہ ہو ، اور اگرچہ اسے روزہ رکھنے میں مشقت پیش آئے یا مشقت نہ ہو ، مثلاً اس طرح کہ اگر کوئی شخص سائے میں سفر کر رہا ہو اور اس کے ساتھ پانی بھی ہو اور خدمت کے لیے خادم بھی تو ایسے شخص کے لیے بھی روزہ افطار کرنا جائز ہے ہوگا اور وہ نماز بھی قصر ادا کرے گا ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی (210 / 25) ۔

18 - جو شخص رمضان المبارک میں سفر کرنے کا عزم کرے تو اسے سفر سے پہلے روزہ افطار کرنے کی نیت نہیں کرنی چاہیے ، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اسے بیماری سفر سے روک دے ۔

دیکھیں تفسیر القرطبی (278 / 2) ۔

مسافر اپنے شہر کو چھوڑنے سے قبل ہی روزہ افطار نہ کرے بلکہ جب وہ آبادی سے باہر نکل جائے تو پھر روزہ افطار کرے ، اسی طرح جب ہوائی جہاز اڑان بھر لے اور آبادی سے دور ہو جائے تو افطار کرنا چاہیے ، لیکن اگر ایرپورٹ شہر سے باہر ہو تو وہ روزہ افطار کرسکتا ہے ، اور اگر ہوائی اڈا اس کے شہر میں ہی ہو یا اس سے ملحق ہو تو اسے روزہ افطار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ ابھی تک شہر میں ہی ہے ۔

19 - جب کوئی زمین پر غروب شمس کے بعد روزہ افطار کرے اور پھر ہوائی جہاز کے ذریعہ فضا میں پہنچے تو سورج دیکھ اسے کھانے پینے سے نہیں رکے گا ، کیونکہ وہ تو اس دن کا اپنا روزہ مکمل کرچکا ہے لہذا کسی عبادت کی ادائیگی کے بعد اسے دوبارہ ادا نہیں کیا جائے گا ۔

اور اگر ہوائی جہاز غروب شمس کے بعد اڑان بھر کر فضا میں پہنچے تو فضا میں سورج نظر آنے تک روزہ افطار نہیں کیا جاسکتا ، اور اسی طرح پائلٹ کے لیے جائز نہیں کہ وہ افطاری کرنے کے لیے ہوائی جہاز کی بلندی اتنی کم کر دے جہاں سے سورج نظر نہ آئے کیونکہ یہ حیلہ ہے ، لیکن اگر وہ ہوائی جہاز کی مصلحت کی بنا پر بلندی میں کمی کرتا ہے تو سورج کی ٹکیا غائب ہو جانے پر روزہ افطار کرسکتا ہے ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا بالمشافہ فتویٰ ۔

20 - جو کوئی کسی ملک میں پہنچے اور وہاں چار یوم سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرے تو جمہور علماء کرام کے ہاں اس پر روزے رکھنے واجب ہوں گے ، اور اسی طرح جو طالب علم پڑھائی کے لیے کچھ ماہ یا برسوں کے لیے شہر سے باہر جائے وہ مقیم کے حکم میں ہوگا ، جمہور جن میں ائمہ اربعہ بھی شامل ہیں کے ہاں وہ بھی مقیم کے حکم میں ہے اور اسے نماز مکمل کرنا ہوگی اور روزے رکھنا ہونگے ۔

اور اگر کوئی مسافر کسی بھی ملک سے گزر رہا ہو تو اس پر لازم نہیں کہ وہ دن کا باقی حصہ کچھ نہ کھائے پیئے ، لیکن اگر وہ وہاں چار یوم سے زیادہ رہنے تو وہ روزہ رکھے گا اس لیے کہ وہ مقیم کے حکم میں ہے ۔

دیکھیں فتاویٰ الدعوة ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ (977) ۔

21 - جو شخص مقیم ہونے کی صورت میں روزے کا آغاز کرے پھر دن کے دوران ہی سفر کرے تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے سفر کو رخصت کا سبب قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے :

{ جو کوئی بھی مریض یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے } ۔

22 - بروقت سفر کرنے والے کے لیے بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے مثلاً ڈاکیا جو مسلمانوں کی مصلحت کے لیے سفر میں ہی رہتا ہے (اور اسی طرح گاڑیوں کے ڈرائیور ، اور ہوائی جہاز کے پائلٹ ، اور ملازم حضرات اگرچہ وہ روزانہ ہی سفر پر رہتے ہوں لیکن انہیں قضاء میں روزے رکھنا ہونگے)

اور اسی طرح وہ ملاح جس کی خشکی پر رہائش ہو لیکن وہ ملاح جس کے ساتھ اس کی بیوی اور ضروریات زندگی سب کشتی میں ہوں اور وہ ہر وقت سمندر میں سفر پر ہی رہتا ہو تو ایسا شخص نہ تو نماز قصر کرے گا اور نہ ہی روزہ افطار کرے گا ۔

اور اسی طرح وہ خانہ بدوش جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہوں اپنا ٹھکانہ بدلتے ہوئے سفر میں نماز بھی قصر کر سکتے ہیں اور روزہ بھی افطار کر سکتے ہیں ، لیکن جب وہ سردیوں اور گرمیوں والے اپنے ٹھکانہ پر پہنچ جائیں تو وہ نماز مکمل پڑھیں گے اور روزہ بھی رکھیں گے ، چاہے وہ اپنے جانوروں کے پیچھے ہی بھاگتے پھریں ۔

دیکھیں مجموع فتاویٰ ابن تمیمہ (213 / 25) ۔

23 - جب مسافر دن کے دوران سفر سے واپس آجائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کچھ بھی نہ کھائے پیئے ، اس میں علماء کرام کے مابین نزاع مشہور ہے ، دیکھیں : مجموع الفتاویٰ (212 / 25) ۔

لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ رمضان المبارک کی حرمت کا خیال رکھتے ہوئے اسے کچھ نہیں کھانا پینا چاہیے ، لیکن اس پر اس دن کی قضاء واجب ہوگی چاہے وہ اس دن کھائے پیئے یہ بغیر کھائے ہی گزارے ۔

24 - جب کسی ملک میں وہ رمضان کی ابتدا کر کے کسی دوسرے ملک میں جائے جہاں ایک دن قبل یا بعد میں رمضان شروع ہوا ہو تو اس کا حکم بھی ان کے ساتھ ہی ہوگا وہ ان کے ساتھ ہی روزہ رکھے گا اور ان کے ساتھ ہی عید کرے گا ، اگرچہ تیس سے بھی زیادہ روزے ہو جائیں ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(روزہ اسی دن ہے جس دن تم روزہ رکھو ، اور عید اس دن ہے جس دن تم عید کرو)

اور اگر اس کے روزے انتیس سے بھی کم ہو جائیں تو عید کے بعد اسے انتیس کرنا ہوں گے کیونکہ ہجری مہینہ انتیس یوم سے کم نہیں ہوتا ۔

دیکھیں فتاویٰ الشیخ عبدالعزیز بن باز فتاویٰ الصیام طبع دار الوطن صفحہ نمبر (15

- (16 -

مریض :

25 - ہر وہ مرض جس کی وجہ سے انسان صحت کی تعریف سے خارج ہو جائے اس کی وجہ سے روزہ افطار کرنا جائز ہے ، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

{ جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسروں دنوں میں گنتی پوری کریں }

لیکن ہلکی پھلکی بیماری مثلاً زکام ، اور سردرد ، وغیرہ کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ۔

جب طبی طور پر یہ علم ہو یا پھر کسی شخص کی عادت یا تجربہ کی وجہ سے یا پھر اس کا ظن غالب ہو کہ روزہ رکھنے سے مریض ہونے یا مرض میں زیادتی یا پھر مرض سے شفایابی میں تاخیر کا باعث ہوگا تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے بلکہ اس کے حق میں روزہ رکھنا مکروہ ہے ۔

اور اگر مرض زیادہ ہو تو مریض پر واجب نہیں کہ وہ رات کو روزے کی نیت نہ کرے چاہے یہ احتمال ہو کہ وہ صبح تک صحیح ہو جائے گا ، کیونکہ معتبر تو موجودہ وقت ہے نہ کہ مستقبل ۔

26 - اور اگر روزہ رکھنا اس کے لیے بے ہوشی کا سبب بنتا ہو تو اسے روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے اور اس کے بدلے وہ قضا میں روزہ رکھے گا ۔

دیکھیں مجموع الفتاوی (217 / 25) ۔

اور جب کوئی روزہ دار روزہ کی حالت میں بے ہوش ہو جائے اور مغرب سے قبل یا پھر مغرب کے بعد ہوش میں آئے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا کیونکہ اس نے روزہ رکھا تھا ، اور اگر وہ فجر سے لیکر مغرب تک بے ہوش رہے تو جمہور علماء کرام کے ہاں اس کا روزہ صحیح نہیں ۔

اور بے ہوشی والے شخص پر جمہور علماء کے نزدیک بھی قضاء واجب ہے چاہے یہ بے ہوشی جتنی بھی طویل ہو ۔

دیکھیں : المغنی مع الشرح الکبیر (1 / 412) (3 / 32) اور الموسوعة الفقہیة الکویتیة (5 / 268) ۔

بعض اہل علم کا فتویٰ ہے کہ : جو کوئی بے ہوش ہو جائے یا اسے کسی مصلحت کی بنا پر نیند کی دوائی دی جائے یا اسے سن کر دیا جائے جس کی بنا پر اسے ہوش نہ رہے لہذا اگر تو اس کی یہ حالت تین یا اس سے کم ایام ہوں تو وہ سونے والے پر قیاس کرتے ہوئے قضاء کرے گا ، لیکن اگر تین ایام سے زیادہ بے ہوش رہے تو مجنون پر قیاس کرتے ہوئے قضاء کرے گا ۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا بالمشافہہ فتویٰ ۔

26 - جس شخص کو بہت زیادہ بھوک کمزور کر دے یا شدید قسم کی پیاس نڈھال کر دے جس کی بنا پر اسے ہلاک ہونے کا خدشہ ہو یا ظن غالب کی بنا پر یہ خدشہ ہو کہ اس کے ہوش و حواس قائم نہیں رہیں گے تو اس حالت میں وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے ، کیونکہ نفس کو بچانا واجب ہے ، لیکن جب وہم ہو تو پھر نہیں ۔

لیکن صرف شدت یا تھکاوٹ اور مرض کے خوف اور احتمال کی بنا پر روزہ چھوڑنا جائز نہیں ، اور جو لوگ مشقت والے کام کرتے ہیں انہیں اپنے کام کی بنا پر روزہ چھوڑنا جائز نہیں ، انہیں چاہیے کہ وہ رات کو ہی روزہ کی نیت کریں ، اور دن میں اگر انہیں روزہ نقصان دے اور ان سے برداشت نہ ہوسکے یا پھر انہیں اپنے ہلاک ہونے کا خدشہ ہو یا اس کی وجہ سے زیادہ مشقت کے شکار ہوں جس کی بنا پر وہ روزہ افطار کرنے پر مجبور ہوجائیں تو پھر وہ اپنی مشقت دور کرنے کے لیے افطار کرسکتے ہیں اور اتنا ہی کھائیں جو ان کی قوت بحال کرے اور پھر باقی دن انہیں کھانے پینے سے پرہیز کرنا ہوگی ، اور اس دن کی بعد میں قضاء ادا کریں گے ۔

وہ مزدور جو لوہے وغیرہ کی بھٹیوں پر معدنیات پگلانے کا کام کرتے ہیں جس کی بنا پر وہ روزہ برداشت نہیں کرسکتے انہیں کوشش کرنی چاہیے کہ وہ کام رات کے وقت کریں ، یا پھر رمضان میں چھٹیاں حاصل کر لیں اگرچہ یہ چھٹیاں بغیر تنخواہ ہی حاصل ہوں ، لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہوسکے تو انہیں کوئی اور کام تلاش کرنا چاہیے جس میں دینی اور دنیاوی واجبات کو جمع کیا جاسکے ، کیونکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکال دیتا ہے ، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 233 - 235) ۔

اور طلاب کے لیے امتحانات ایسا عذر نہیں کہ اس کی وجہ سے روزہ افطار کر لیا جائے ، اور اسی طرح روزہ چھوڑنے میں بھی والدین کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو امتحان کی بنا پر روزہ رکھنے سے منع کریں ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے ۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 241) ۔

28 - جس مریض کی شفایابی کی امید ہو وہ اپنی شفایابی کا انتظار کرے اور صحت بحال ہونے کے بعد قضاء میں روزے رکھے گا ، اسے صرف کھانا ہی کھلانا ہی کافی نہیں ہوگا ، اور وہ مریض جس کی مرض دائمی ہو اور اس کی شفایابی کی امید نہ ہو اور اسی طرح وہ بوڑھا جو عاجز ہو وہ بھی ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے جو عادی غلہ میں سے نصف صاع بنتی ہے (موجود تول کے مطابق تقریباً ڈیڑھ کلو چاول) ۔

یہ بھی جائز ہے کہ وہ سارا فدیہ اکٹھا کرے اور مہینہ کے آخر میں مساکین کو کھلائے یا پھر ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے ، اس پر واجب ہے کہ آیت پر عمل کرتے ہوئے مسکین کو غلہ دے کسی بھی مسکین کو نقد رقم دینے سے ادائیگی نہیں ہوگی ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 198) ۔

یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کسی ثقہ تنظیم کو کھانا خرید کر تقسیم کرنے پر وکیل بناتے ہوئے نقد رقم ادا کرے کہ وہ غلہ خرید کر اس کی جانب سے مساکین میں تقسیم کر دے ۔

وہ مریض جس نے رمضان میں روزے چھوڑے اور قضاء کے لیے شفایابی کے انتظار میں تھا پھر اسے یہ علم ہوا کہ اس کا مرض دائمی ہے اس صورت میں اس پر واجب ہے کہ وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ سے لیا گیا۔

اور شفایابی کی امید والے مرض والا مریض اگر اپنی بیماری میں ہی چل بسے تو اس صورت میں نہ تو اس پر اور نہ ہی اس کے اولیاء پر کچھ ہے، اور ایسا مریض جو کسی دائمی مرض میں مبتلا تھا اور اس نے اپنے چھوڑے ہوئے روزوں کا فدیہ مسکین کو ادا کر دیا، لیکن کچھ مدت بعد طب میں اس کا علاج دریافت کر لیا گیا، اور وہ اس علاج کے ذریعہ شفایاب ہو گیا تو اس پر گزشتہ روزوں کی کوئی چیز واجب نہیں کیونکہ اس نے اپنے واجب کردہ کو ادا کر دیا تھا۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 195)۔

29 - وہ مریض جو شفایابی حاصل کر سکنے اور قضاء کی استطاعت کے باوجود بھی روزے قضاء نہ رکھ سکا اور اس سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو اس کے مال سے ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا دیا جائے گا۔

اور اگر اس کے اقرباء میں سے کوئی اس کی جانب سے روزہ رکھنا چاہے تو وہ رکھ سکتا ہے اور وہ روزہ صحیح ہوگا کیونکہ صحیحین میں روایت ہے کہ :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے گا)۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة بحوالہ مجلہ الدعوة (عربی) (806)۔

عاجز اور بوڑھا شخص

30 - بوڑھا اور قریب الموت شخص جس کی تمام طاقت ختم ہو چکی ہو اور ہر دن وہ موت کے قریب ہو رہا ہو اور کمزوری بڑھتی چلی جائے اس پر روزے رکھنے لازم نہیں، بلکہ ان دونوں کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہیں کیونکہ روزہ رکھنے میں ان کے لیے مشقت ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مندرجہ ذیل آیت کے بارہ میں کہا کرتے تھے :

{ اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ

ہے }۔

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ بوڑھے مرد اور عورت کے لیے ہیں جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں گے ۔

دیکھیں صحیح بخاری کتاب التفسیر باب ایام معدودات ۔۔

اور ایسا شخص جو کسی میں تمیز ہی نہ کر سکے اور بے وقوفی کی حد تک جا پہنچے تو اس پر اور اس کے گھروالوں پر کچھ نہیں کیونکہ وہ مکلف ہی نہیں رہا ، اور اگر بعض اوقات وہ تمیز کرتا ہو اور بعض اوقات ہذیان کی حالت ہو اور عقل فاسد ہو جاتی ہو تو تمیز کی حالت میں روزہ واجب ہوگا ، لیکن حالت ہذیان میں روزہ واجب نہیں ۔

دیکھیں : مجالس شہر رمضان للشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (28)

31 - جو دشمن سے جنگ کر رہا یا دشمن نے اس کے ملک کا گھیراؤ کر لیا ہو اور اسے خدشہ ہو کہ روزہ اسے لڑائی سے کمزور کر دے گا تو اس لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ، چاہے وہ سفر میں نہ بھی ہو ، اور اسی طرح اگر اسے لڑائی سے قبل روزہ افطار کرنے کی ضرورت ہو تو وہ افطار کر سکتا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو لڑائی سے قبل فرمایا تھا :

(تم صبح دشمن کا مقابلہ کرنے والے ہو لہذا روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ طاقت کا باعث ہوگا تو صحابہ کرام نے روزہ نہ رکھا) صحیح مسلم حدیث نمبر (1120) طبع عبدالباقی ۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے اور اہل شام کو اسی کا فتویٰ دیا تھا کیونکہ تتاریوں نے جب شامیوں پر حملہ کیا تو شیخ الاسلام وہیں تھے اور یہی فتویٰ جاری کیا ۔

32 - جس کے روزہ نہ رکھنے کا سبب ظاہر ہو مثلاً مریض تو اس کے لیے بھی ظاہری روزہ نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ، جس کا سبب مخفی ہو مثلاً حیض تو اس کے لیے اولیٰ اور بہتر ہے کہ وہ روزہ بھی خفیہ ہی افطار کرے تا کہ اسے تہمت کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔

روزے کی نیت :

33 - فرضی روزے میں نیت کی شرط ہے اور اسی طرح ہر واجبی روزے میں بھی نیت کی شرط ہے مثلاً قضاء ، اور کفارہ وغیرہ کے روزے اس لیے کہ حدیث میں فرمان نبوی ہے :

(جس نے رات کو روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2454) امام بخاری و امام نسائی اور امام ترمذی وغیرہ نے تلخیص الحبیر (2 / 188) میں موقوف کہا ہے ۔

رات کے کسی حصہ میں نیت کرنا جائز ہے چاہے فجر سے ایک لحظہ قبل ہی کر لی جائے ، اور نیت یہ ہے کہ کسی فعل پر دل کا عزم کرنا نیت کہلاتا ہے ۔

نیت کے الفاظ کی ادائیگی بدعت ہے ، جسے یہ علم ہو کہ صبح رمضان ہے اور وہ روزہ رکھنے کا ارادہ بھی کرے تو یہی اس کی نیت ہے ۔

دیکھیں مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام (25 / 215) ۔

جس نے دن کے وقت روزہ افطار کرنے کی نیت کی لیکن افطار نہ کیا تو راجح یہی ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہے فاسد نہیں ہوا ، بلکہ وہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص نماز میں کلام کرنے کا ارادہ کرے لیکن کلام نہ کرے تو اس کی نماز صحیح ہوگی ۔

بعض اہل علم کا کہتے ہیں کہ صرف نیت ختم کرنے سے ہی اس کا روزہ ختم ہو جائے گا ، لہذا احتیاط یہ ہے کہ اس کی قضاء ادا کی جائے ، لیکن ارتداد کی وجہ سے بلاخلاف نیت ختم ہو جاتی ہے ۔

رمضان کے روزے رکھنے والا ہر رات تجدید نیت کا محتاج نہیں بلکہ رمضان کے شروع میں ہی نیت کافی ہے ، لیکن اگر سفر یا کسی مرض کی بنا پر نیت ختم کر دے تو پھر عذر زائل ہونے کی صورت میں اسے تجدید نیت کرنا ہوگی ۔

34 - نفلی روزہ میں مطلقاً شرط نہیں کہ رات کو نیت کی جائے کیونکہ حدیث میں

ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر میں داخل ہوئے اور فرمانے لگے کیا تمہارے پاس کچھ ہے تو ہم نے جواب دیا کچھ نہیں ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے پھر میں روزہ سے ہوں ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (2 / 809) عبدالباقی ۔

لیکن معین نفلی روزہ مثلاً یوم عرفہ ، اور عاشوراء ، میں احتیاط یہ ہے کہ رات کو نیت کی جائے ۔

35 - جو شخص واجب روزہ کو شروع کر دے مثلاً قضاء اور نذر اور کفارہ وغیرہ اسے مکمل کرنا ضروری ہے ، اور اس میں بغیر کسی عذر کے روزہ افطار کرنا جائز نہیں ، لیکن نفلی روزے میں اسے اختیار ہے کہ وہ افطار کر لے یا نہ کرے حدیث میں ہے :

(نفلی روزے والا اپنے آپ کا امیر ہے چاہے وہ روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کر لے) مسند احمد (6 / 342)

نفلی روزہ والا بغیر کسی عذر بھی روزہ افطار کر سکتا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بار روزہ سے تھے پھر بغیر کسی عذر کے کھا لیا جیسا کہ صحیح مسلم میں حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے تو کہنے لگے کچھ کھانے کو ہے ہم نے کہا کچھ نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے میرا روزہ ہے ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے گئے بعد میں بطور ہدیہ چوری لائی گئی ، بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو میں نے کہا کہ کچھ ہدیہ آیا ہے

اور اس میں سے میں نے کچھ آپ کے لیے چھپا کر رکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ کہنے لگے میں نے صبح روزہ رکھا تھا لاؤ تو آپ نے وہ تناول فرمایا ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1154)

لیکن سوال یہ ہے کہ آیا بغیر کسی عذر کے روزہ افطار کرنے والے کو کچھ وقت کا ثواب ہوگا ؟ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسے ثواب نہیں ہوتا ۔ دیکھیں الموسوعة الفقہیة (28 / 13) -

نفلی روزہ رکھنے والے کے لیے افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ روزہ پورا کرے لیکن اگر اس کے ختم کرنے میں کوئی شرعی مصلحت پائی جائے تو روزہ توڑنا جائز ہے ۔

36 - جس شخص کو طلوع فجر کے بعد ماہ رمضان شروع ہونے کا علم ہو تو وہ اس دن کھانے پینے سے پرہیز کرے اور اس کے بدلے میں جمہور علماء کے مطابق قضاء کرنا ہوگی ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(رات کو نیت نہ کرنے والے کا روزہ نہیں ہے) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2454) ۔

37 - قیدی اور محبوس شخص بھی اگر چاند دیکھ لے یا اسے کسی ثقہ شخص کے ذریعہ رمضان شروع ہونے کا علم ہو تو اس پر بھی روزے رکھنا واجب ہیں ، لیکن اگر اسے علم نہ ہو سکے تو وہ ظن غالب کے مطابق اجتہاد کرتا ہوا روزے رکھے اگر تو اس کا روزہ رمضان کے موافق ہو تو جمہور علماء کے ہاں یہ روزہ ادا ہو جائے گا ۔

اور اگر اس کا روزہ رمضان کے بعد ہوا تو جمہور فقہاء کے ہاں یہ روزہ ہو جائے گا ، اور اگر رمضان سے قبل ہوا تو کافی نہیں بلکہ اسے قضاء میں روزہ رکھنا ہوگا ، اور اگر محبوس شخص کے کچھ روزے رمضان میں ہوں اور کچھ رمضان کے بعد تو رمضان اور اس کے بعد رکھے ہوئے روزے کافی ہیں لیکن رمضان سے قبل رکھے گئے روزے کافی نہیں ہونگے ۔

اور اگر اشکال اسی طرح رہے اور اسے رمضان کا علم نہ ہو سکے تو اس کے لیے یہ روزے کفایت کر جائیں گے کیونکہ اس نے اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کی ہے ، اور اللہ تعالیٰ بھی کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا ۔

دیکھیں الموسوعة الفقهية (84 / 28) ۔

سحری اور افطاری

38 - جب سورج کی ٹکیا غائب ہو جائے تو روزے دار کا روزہ افطار ہو جاتا ہے افطاری میں افق پر سرخی باقی رہنا معتبر نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب اس طرف سے رات آجائے اور ادھر سے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کا روزہ افطار ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1954) مجموع الفتاویٰ میں بھی یہ مسئلہ موجود ہے (216 / 25) ۔

افطاری میں سنت یہ ہے کہ افطاری جلدی کی جائے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے قبل ہی افطاری کرتے تھے چاہے پانی پی کر ہی کر لیں ۔ مستدرک الحاکم (1 / 432) السلسلة الصحيحة للالبانی (2110) ۔

اگر روزہ دار کو افطاری کے لیے کوئی چیز نہ مل سکے تو اسے دل سے ہی افطاری کی نیت کر لینی چاہیے ، لیکن اسے اپنی انگلی نہیں چوسنی چاہیے جیسا کہ بعض روزہ دار کرتے بھی ہیں ، افطاری میں وقت سے پہلے افطاری کرنے سے بچنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنا قابل سزا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کونچوں کے بل لٹکا ہوا دیکھا کہ ان کی باچھیں کٹی ہوئی اور ان سے خون بہہ رہا ہے ، جب ان کے بارہ میں فرشتوں سے پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ افطاری کے وقت سے قبل ہی روزہ افطار کر لیتے تھے ۔

مندرجہ بالا حدیث صحیح ابن خزیمہ (1986) اور صحیح الترغیب میں (1 / 420) موجود ہے ۔

جسے یہ یقین ہو جائے یا پھر اس کا ظن غالب یا شک ہو کہ اس نے مغرب سے قبل ہی افطاری کر لی ہے تو اسے ایک روزہ کی قضاء کرنا ہوگی اس لیے کہ اصل یہی ہے کہ دن باقی تھا ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 287) ۔

بچوں کے باتوں اور غیر موثوق خبروں سے بچنا چاہیے ، اور اسی طرح شہروں اور بستیوں کے مابین وقت کے فرق کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے ، یہ نہیں کہ ریڈیوں کی اذان پر ہی افطاری کر لی جائے ۔

39 - جب طلوع فجر جو کہ مشرقی جانب ایک چوڑی سفیدی سی پھیلتی ہے ہو جائے تو روزہ دار کو چاہیے کہ وہ کھانا پینا بند کر دے یعنی سحری کا وقت ختم ہو جائے گا ، چاہے اس نے اذان سنی ہو یا نہ سن سکے ، اور اسی طرح جب یہ علم ہو کہ مؤذن فجر کی اذان طلوع فجر سے قبل ہی کہتا ہے تو کھانا پینا بند کرنا واجب نہیں ۔

اور اگر مؤذن کے بارہ میں علم نہ ہو یا پھر اذانوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور خود بھی طلوع فجر معلوم نہ کر سکتا ہو ۔ جیسا کہ روشنی کی بنا پر شہروں میں ہوتا ہے ۔ تو پھر اس صورت میں اسے چھپے ہوئے کیلنڈروں کے مطابق عمل کرنا چاہیے لیکن جب ان میں بھی واضح غلطی ہو تو پھر نہیں ۔

لیکن سحری بند ہونے سے دس منٹ یا اس سے کم وزائد قبل ہی احتیاطاً کھانا پینا بند کرنا بدعت ہے ، اور کچھ کیلنڈروں میں سحری بند ہونے کا وقت کچھ اور طلوع فجر کا وقت کچھ لکھا ہوتا ہے یہ ایسا معاملہ ہے جو شریعت سے متصادم ہے ۔

40 - ان ممالک میں جہاں پر دن اور رات چوبیس گھنٹوں میں ہوتی ہے مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض ہے چاہے دن جتنا بھی لمبا ہو جائے جب تک دن اور رات میں تمیز باقی ہے وہ روزہ رکھیں ، اور جن ممالک میں دن اور رات میں تمیز ممکن نہیں وہ اپنے قریب ترین ممالک جہاں پر دن اور رات میں تمیز ہو کے مطابق عمل کریں گے ۔

روزہ توڑنے والی اشیاء

حیض اور نفاس کے علاوہ جتنی بھی روزہ توڑنے والی اشیاء ہیں ان سے روزہ دار کا روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جب اس میں تین شرطیں پائی جائیں :

وہ علم رکھتا اور جاہل نہ ہو ، اسے یاد ہو بھول کر نہیں ، مختار ہو مجبور اور مضطر نہ ہو ۔

روزہ توڑنے والی کچھ اشیاء تو استفراغ یعنی نکلنے سے تعلق رکھتی ہیں : مثلاً جماع ، جان بوجھ کر قئی کرنا ، حیض ، سنگی و پچھنے لگوانا ،

اور کچھ کا تعلق امتلاء یعنی بھرنے اور کھانے سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً کھانا پینا۔ دیکھیں مجموع الفتاوی (248 / 25) ۔

42 - روزہ توڑنے والی کچھ اشیاء کھانے پینے کے معنی میں آتی ہیں : مثلاً ادویات ، اور کھائی جانے والی گولیاں ، اور غذائی ٹیکے ، اور اسی طرح خون لگوانا اور خون دینا ۔

لیکن وہ انجیکشن جو کھانے پینے کے عوض میں نہیں آتے بلکہ صرف بطور علاج استعمال ہوتے ہیں مثلاً پنسلین ، اور انسولین یا پھر جسم کو نشیط رکھنے کے لیے یا وبائی امراض کے ٹیکے لگوانا یہ سب روزے کو نقصان نہیں دیتے چاہے یہ گوشت میں لگائے جائیں یا نس میں ۔

دیکھیں فتاویٰ ابن ابراہیم (4 / 189) -

لیکن احتیاط یہ ہے کہ یہ سب انجیکشن بھی رات کے وقت لگائے جائیں ، اور اسی طرح گردہ کی صفائی جو خون کے اخراج کا باعث ہو تا کہ خون بھی صاف کیا جاسکے اور صفائی کے بعد اس میں کچھ کیمیائی مواد (مثلاً نمکیات اور شوگر) کا اضافہ کر کے دوبارہ لگایا جائے تو یہ سب کچھ روزہ کو توڑنے والا شمار ہوگا ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 190) -

راجح یہی ہے کہ انیمہ وغیرہ کرانا اور آنکھوں اور کانوں میں قطرے ٹپکانا ، دانت نکلوانا ، اور زخموں کی مرہم پٹی کروانا ان سب سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔ دیکھیں : مجموع الفتاویٰ شیخ الاسلام (25 / 233) -

دمہ کے لیے سپرے کا استعمال روزہ کو نقصان نہیں دیتا کیونکہ یہ گیس ہوتی ہے جو صرف پھیپھڑوں میں جاتی ہے اور کھانا نہیں ، اور پھر مریض اس کا رمضان اور غیر رمضان میں ہر وقت محتاج رہتا ہے ، اور اسی طرح ٹیسٹ کے لیے خون نکالنا بھی روزے کو فاسد نہیں کرتا بلکہ ضرورت کی بنا پر اس سے معاف ہے ۔ دیکھیں فتاویٰ الدعوة : ابن باز مجلہ الدعوة عدد نمبر (979) -

غرغره والی داوئی کو اگر نگلا نہ جائے تو وہ بھی روزے کو کچھ نقصان نہیں دیتی ، اور جس کے دانت میں طبی سوراخ یعنی کھوڑ بھری جائے جس کا ذائقہ حلق میں بھی محسوس ہو تو یہ بھی اس کے روزے کو نقصان نہیں دیتی ۔

فتاویٰ الشیخ عبدالعزیز بن باز ، یہ فتویٰ بالمشافہہ لیا گیا ۔

مندرجہ ذیل امور روزہ کو کوئی نقصان نہیں دیتے :

- 1 - کان کی صفائی ۔ ناک میں قطرے ٹپکانا ، یا ناک کے لیے سپرے ، ان میں سے اگر کوئی چیز بھی حلق میں پہنچے تو اسے نگلا نہیں جائے گا ۔
- 2 - سینہ کے امراض کے لیے زبان کے نیچے رکھی جانے والی گولیوں کا استعمال ، جب کہ حلق میں جانے والی چیز کو نگلا نہ جائے ۔
- 3 - رحم کی صفائی وغیرہ کے لیے بتی یا کوئی آلہ داخل کرنا ۔
- 4 - رحم میں طبی آلات داخل کرنا ۔
- 5 - پیشاب کی نالی میں داخل ہونے والی اشیاء کا استعمال : یعنی مٹانہ کی صفائی کے لیے محلول داخل کرنا ، یا ایکسرے کے لیے کوئی مادہ یا کوئی اور آلہ داخل کرنا ۔

6 - دانت میں کھوڑ ، داڑھ نکالنا ، دانتوں کی صفائی ، مسواک یا ٹوتھ برش کا استعمال ، لیکن حلق میں جانے والی چیز کونگلا نہیں چاہیے بلکہ تھوک دیں ۔

7 - کلی اور غرارے کرنا ، سپرے کا استعمال ان میں بھی حلق میں جانے والی چیز کو نگلا نہیں جائے ۔

8 - جلدی علاج کے انجیکشن ، عضلاتی ، اور وریدی انجیکشن ، لیکن اس میں غذائی انجیکشن اور ڈرپ شامل نہیں کیونکہ اس سے روزہ ختم ہوجاتا ہے ۔

9 - آکسیجن گیس کا استعمال ۔

10 - سن کرنے والی گیسیں ، جب تک مریض کو غذائی محلول نہ دیے جائیں ۔

11 - جلد میں جذب ہوکر داخل ہونے والی اشیاء مثلاً تیل ، اور مرہم اور اسی طرح جلدی علاج کی پٹیاں جن پر کیمائی اور دوائی مواد لگا ہوتا ہے ۔

12 - علاج یا تصویر کے لیے دل اور دوسرے اعضاء کی شریانوں میں باریک نالی داخل کرنا ۔

13 - پیٹ کے چمڑے کے ذریعہ انٹڑیوں وغیرہ کے چیک اپ کے لیے کوئی آلہ داخل کرنا یا پھر کوئی جراحی عمل کروانا ۔

14 - جگر یا دوسرے اعضاء کے ٹیسٹ کے لیے نمونہ لینا ، لیکن جب اس میں کوئی محلول نہ دیا جائے ۔

15 - معدہ میں کوئی آلہ داخل کرنا جب کہ اس میں کوئی محلول نہ دیا گیا ہو ۔

16 - دماغ میں کوئی آلہ یا پھر علاج کے لیے مواد داخل کرنا ۔

43 - جس نے بھی رمضان کے روزے کی حالت میں بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر کھاپی لیا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا ، اسے اس پر توبہ کرنا ہوگی اور اس کی قضاء میں روزہ بھی رکھے گا ۔

اور اگر اس نے اپنا روزہ کسی حرام چیز سے توڑا مثلاً کسی نشہ آور چیز سے تو اس نے اس کبیرہ گناہ میں اور شنیع اور قبیح کام کا اضافہ کر لیا ، بہر حال اسے توبہ کرنا ہوگی اور کثرت سے نوافل اور استغفار کرے اور نفلی روزے بھی رکھے تا کہ فرضی روزوں کے نقصان کو پورا کر سکے ، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے ۔

44 - جب کوئی بھول کر کھاپی لے تو اسے روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1933) ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ : (اس پر نہ تو کفارہ ہے اور نہ ہی قضاء)

جب کوئی کسی کوروزہ کی حالت میں بھول کر کھاتا پیتا دیکھے تو اسے اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم پر عمل کرتے ہوئے یاد دہانی کروانی چاہیے :

{ تم نیکی اور بھلائی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو }

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا فرمان ہے :

(جب میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلا دیا کرو) -

اور اصل بات تو یہ ہے کہ یہ ایک برائی ہے جسے بدلنا واجب ہے - مجالس شہر
رمضان : ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (70) -

45 - اگر کوئی شخص کسی معصوم کو بچانے کے لیے روزہ توڑنے کا محتاج ہو
تو وہ روزہ توڑ دے گا ، جیسا کہ غرق ہونے والوں یا پھر آگ میں پھنسے ہوئے اشخاص کو
بچانا مقصود ہو -

46 - جس شخص پر روزے فرض ہیں اور اس نے رمضان میں دن کے وقت عدا
اور اپنے اختیار سے جماع کر لیا کہ دونوں شرمگاہیں ایک مل جائیں اور قبل یا دبر میں دخول
ہو جائے تو اس نے اپنا روزہ فاسد کر لیا چاہے انزال ہوا نہ ہو ، ایسے شخص کو توبہ کرنے کے
ساتھ ساتھ اس دن کی قضاء اور کفارہ مغلظہ دینا ہوگا جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا : میں تباہ ہو گیا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تجھے کیا ہوا ہے ؟

وہ کہنے لگا میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں ، رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا غلام آزاد کر سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا نہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا
دوماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس شخص نے کہا نہیں ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا :

کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ وہ شخص کہنے لگا میں یہ بھی نہیں
کر سکتا ، -----

صحیح بخاری حدیث نمبر (1936) -

زنا اور لواطت (یعنی لونڈے بازی) اور جانوروں سے برا فعل کرنے کا ایک ہی حکم

ہے -

اور جس نے رمضان میں کئی ایام دن کے وقت جماع کیا تو اس پر ان ایام کی تعداد کے مطابق ہی کفارہ ہوگا جس میں اس نے جماع کیا تھا اور ان ایام کی قضاء بھی کرنا ہوگی ، کفارہ کے وجوب سے جاہل ہونے کو عذر تسلیم نہیں کیا جائے گا ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 321) ۔

47 - اگر کسی شخص نے بیوی سے جماع کرنا چاہا اور جماع سے پہلے کچھ کھا کر روزہ افطار کیا تو اس کی معصیت اور گناہ زیادہ شدید ہے ، کیونکہ اس نے رمضان کی حرمت کو دو بار پامال کیا ، ایک تو کھا کر اور دوسرا جماع کر کے ، اس شخص پر بھی کفارہ مغلظ ہوگا ، اس کا حیلہ بھی اس پر وبال ہوگا اور اس پر سچی توبہ کرنا واجب ہے ۔

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ (25 / 262) ۔

48 - اپنے آپ پر کنٹرول رکھنے والے شخص کے لیے اپنی بیوی یا لونڈی سے معانقہ ، اس کا بوسہ لینا ، چھونا ، اور بار بار اسے دیکھنا جائز ہے ، اس کی دلیل صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرا بوسہ لیتے اور مجھ سے مباشرت کرتے ، لیکن انہیں تم سے زیادہ اپنے آپ پر کنٹرول تھا ۔

اور وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ :

وہ میری وجہ سے اپنی بیوی کو چھوڑتا ہے ۔

اس حدیث سے مراد بیوی سے جماع ہے ، لیکن جب کوئی شخص شہوت پر کنٹرول نہ کر سکتا ہو اس کے لیے بوسہ وکنار کرنا جائز نہیں اس لیے کہ ایسا کرنا روزے کو فاسد کر دے گا ، اور انزال اور جماع جیسے کام سے رک نہیں سکے گا ، اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے :

(میری وجہ سے اپنی شہوت ترک کر دیتا ہے) ۔

اور شرعی قاعدہ ہے کہ جو چیز بھی کسی حرام کا وسیلہ بنے وہ چیز بھی حرام ہوتی

ہے ۔

49 - جب بیوی سے جماع کر رہا ہو اور طلوع فجر ہو جائے تو اسے فوراً جماع سے رک جانا چاہیے ، اس صورت میں اس کا روزہ صحیح ہوگا چاہے جماع سے رکنے کے بعد ہی منی کا انزال ہو ، لیکن اگر طلوع فجر کے بعد بھی جماع میں مشغول رہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا ، لہذا اس پر اس روزہ کی قضاء اور کفارہ مغلظہ واجب ہوگا ۔

50 - اگر جنبی حالت میں ہی صبح ہو جائے تو روزہ صحیح ہے ، غسل جنابت اور حیض اور نفاس کے غسل میں طلوع فجر کے بعد تک تاخیر کرنا جائز ہے ، لیکن اسے غسل کرنے میں جلدی کرنی چاہیے تاکہ نماز ادا کر سکے ۔

51 - اگر سوتے ہوئے روزے دار کو احتلام ہو جائے تو اس سے بالاجماع روزہ فاسد نہیں ہوگا ، بلکہ روزہ مکمل کرنا چاہیے ، اور اسی طرح غسل میں تاخیر بھی روزہ کو کوئی ضرر نہیں دے گی لیکن غسل جلدی کرنا چاہیے تاکہ نماز کی ادائیگی وقت پر ہوسکے اور فرشتے بھی اس کے قریب آسکیں ۔

52 - جس نے روزے کی حالت میں کسی چیز سے منی کا اخراج کیا مثلاً چھونے اور بار بار دیکھنے سے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے گزارے اور بعد میں اس کی قضاء کے ساتھ توبہ بھی کرنا ہوگی ۔

اور اگر مشیت زنی کرنے لگے پھر اس انزال سے قبل ہی رک جائے تو اس پر اسے توبہ کرنی چاہیے اور انزال نہ ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی قضاء نہیں ۔

روزے دار کو شہوت میں انگیخت کرنے والی چیز سے اجتناب کرنا چاہیے ، اور گندے اور ردی قسم کے خیالات کو بھی خاطر میں نہیں لانا چاہیے ، مذی کے خروج میں راجح مسلک یہی ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ، اور پیشاب کے بعد لذت کے بغیر نکلنے والے ودی کے قطرے بھی روزے کو کوئی نقصان نہیں دیتے اور نہ ہی غسل واجب ہوتا ہے بلکہ اس کے بعد استنجاء اور وضوء کرنا واجب ہے ۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث والافتاء (10 / 279) ۔

53 - جسے خود ہی قئی آئے اس پر قضاء نہیں ، لیکن جو عمداً قئی کرے اس پر قضاء ہوگی ۔

دیکھیں صحیح سنن ترمذی (3 / 89) ۔

جس شخص نے حلق میں انگلی ڈال کر یا پھر پیٹ دبا کر قئی کی یا جان بوجھ کر کوئی کراہت والی چیز سونگے یا قئی لانے والی چیز کو مسلسل دیکھتا رہے جس کی بنا پر قئی آجائے تو اسے قضاء ادا کرنا ہوگی ، اور اگر اس پر قئی غالب آگئی اور خود بخود ہی رکنے پر قضاء واجب نہیں کیونکہ اس میں اس کا ارادہ شامل نہیں ، اور اگر اس نے اسے واپس کر دیا تو قضاء ہوگی ۔

اور جب اس کے معدہ میں ہیجان پیدا ہو تو اس سے قئی روکنا لازم نہیں کیونکہ ایسا کرنا اس کے لیے نقصان دہ ہے ۔

دیکھیں مجالس شہر رمضان : ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (67) ۔

اگر دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز بغیر قصد کے نگلی جائے ، یا بالکل قلیل ہونے کے باعث اس میں تمیز کرنا اور چبانا مشکل تھا اسے تھوک کے تابع سمجھا جائے گا اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔

اور اگر زیادہ ہو اور اس کا پھینکنا ممکن ہو لہذا اس کے پھینکنے پر کچھ نہیں لیکن اگر جان بوجھ کر نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا ۔

دیکھیں المغنی لابن قدامہ (4 / 47) ۔

اور اگر چگالی یعنی جبڑے کی ورزش کے لیے حرکت دینے کے لیے کوئی چیز چبانے میں ذائقہ یا مٹھاس ہو تو اس کا چبانا حرام ہے ، اور اگر حلق تک جا پہنچے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا ۔

جب کلی کرنے کے بعد پانی نکال دیا جائے اور باقی بچنے والی نمی اور رطوبت کوئی نقصان دہ نہیں ، کیونکہ اس سے احتراز ممکن نہیں ، اور جسے نکسیر پھوپ پڑے اس کا روزہ صحیح ہے ، کیونکہ یہ اس کے اختیار میں نہیں ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 264) ۔

اور اگر مسوڑھوں میں پیپ ہو یا مسواک کرنے سے خون نکلنا شروع ہو جائے تو اسے نگلنا جائز نہیں بلکہ اسے خون تھوکنے ہوگا لیکن اگر اس کے اختیار کے بغیر حلق میں چلا جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا ۔

اور اسی طرح جب قئی بغیر کسی اختیار کے پیٹ میں واپس چلی جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 254) ۔

کھنگار اور کھانسی کی وجہ سے آنے والی بلغم حلق سے باہر آنے سے قبل نگلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ، لیکن جب حلق سے باہر زبان تک آجائے تو اس کے نگلنے پر روزہ ٹوٹ جائے گا ، لیکن اگر اس کے قصد اور ارادہ کے بغیر نگلی جائے تو اس کے روزہ کو کچھ نقصان نہیں ہوتا ۔

پانی صاف کرنے والی فیکٹریوں میں کام کرنے والوں کا پانی کی بہا پ سونگنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 276) ۔

بغیر کسی ضرورت کے کھانا چھکنا مکروہ ہے کیونکہ ایسا کرنے میں روزہ کے فاسد ہونے کا خدشہ ہے ، اور ماں کا اپنے بچے کے لیے کسی چیز کو چبا کر دینے جب اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور اسی طرح کھانے کی پکائی چکھنے میں اور اسی طرح جب کسی

چیز کی خریداری کے وقت چکھنے کی ضرورت ہو تو بغیر کسی چیز کے نگلنے سے روزہ کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ : سرکہ یا کوئی اور چیز خریدنے کے لیے چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (86 / 4) دیکھیں فتح الباری شرح باب اغتسال الصائم ، کتاب الصائم۔

54 - روزہ دار کے لیے سارے دن مسواک کرنا سنت ہے چاہے مسواک تازہ بھی ہو، روزہ کی حالت میں مسواک کرنے پر اگر مسواک کا ذائقہ وغیرہ ہو تو اس کے نگلنے یا اسے تھوک کر باقیماندہ نگلنے پر روزہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دیکھیں الفتاویٰ السعدیة (245)۔

لیکن ایسی چیز جس کا مادہ تحلیل ہونے والا ہو مثلاً تازہ مسواک یا اس میں لیمون اور پودینہ کا ذائقہ ہو اسے نکال دینا چاہیے اور عمداً اسے نگلنا جائز نہیں، لیکن اگر بغیر کسی قصد کے نگل لے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

55 - روزہ دار کے حلق میں اس کے اختیار کے بغیر نکسیر یا زخم کی وجہ سے خون یا پانی اور پٹرول جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور اسی طرح اگر اس کے پیٹ میں گردوغبار یا دھواں اور دھند بغیر کسی ارادہ و قصد کے چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور اسی طرح ایسی چیز جس سے بچنا محال ہو جیسے تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اسی طرح راستے کا گردوغبار اور اٹا چھانتے وقت دھوڑ وغیرہ سے نہیں، اور عمداً تھوک جمع کرنے سے بھی صحیح قول کے مطابق روزہ نہیں ٹوٹتا۔

دیکھیں المغنی لابن قدامہ (106 / 3)۔

اسی طرح حلق تک آنسو کا جانا، یا سروغیرہ میں تیل لگانا، اور مہندی لگانے سے حلق میں ذائقہ محسوس ہونے پر بھی روزہ کو کچھ نہیں ہوگا، اور اسی طرح سرمہ ڈالنے اور تیل اور مہندی لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

دیکھیں مجموع الفتاویٰ (233 / 25) (245 / 25)۔

اور اسی طرح جلد کو ملائم کرنے والی مرہم وغیرہ سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا، خوشبو سونگنے اور استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں اور روزے دار کے لیے عود کی دھونی لینے میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن ناک کے ذریعہ پیٹ میں نہیں لے جانی چاہیے۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (314 / 10)۔

بہتر یہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ روزے کی حالت میں استعمال نہ کی جائے، بلکہ رات کو استعمال کرنی چاہیے کیونکہ یہ قوی نفوذ رکھتی ہے۔

المجالس شہر رمضان للشيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالیٰ (72) -

56 - احتیاط اسی میں ہے کہ روزہ دار سنگی اور پچھنے نہ لگوائے ، اس مسئلہ میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے ، شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ نے پچھنے لگوانے والے کا روزہ ٹوٹنے والا قول اختیار کیا ہے لیکن لگوانے والے کا نہیں ٹوٹتا ۔

57 - سگرت نوشی روزہ کو توڑ دیتا ہے ، اور یہ روزہ ترک کرنے کے لیے عذر بھی نہیں تو پھر معصیت اور گناہ کیسے عذر ہو سکتا ہے ؟ !

58 - پانی میں غوطہ لگانا اور کپڑا بھگو کر اوپر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ، اسی طرح پیاس کی شدت سے سر میں پانی ڈالنے میں بھی کوئی حرج نہیں ۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ (44 / 3) -

روزے کی حالت میں تیرنا مکروہ ہے کیونکہ ایسا کرنے میں روزہ فاسد ہونے کا خدشہ ہے ، جس کا کام ہی غوطہ زنی ہو یا ایسا کام کرتا ہو جو غوطہ زنی کا تقاضا کرے تو ایسی صورت میں اگر اسے یقین ہو کہ پانی اس کے پیٹ میں نہیں جائے گا تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

59 - اگر یہ خیال کرتے ہوئے کہ ابھی رات کا حصہ باقی ہے کھا پی لیا یا جماع کر لیا اور پھر اسے یہ علم ہوا کہ طلوع فجر تو ہو چکی تھی لہذا اس پر کوئی حرج نہیں کیونکہ آیت بھی اس اباحت کا تقاضا کرتی ہے کہ طلوع فجر واضح ہونی چاہیے ۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب : المصنف میں ابن عباس سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ :

اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے شک کی حالت تک کھانا پینا حلال کیا ہے ۔

دیکھیں فتح الباری (135 / 4) -

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی قول اختیار کیا ہے ۔ دیکھیں مجموع الفتاویٰ (263 / 29) -

60 - جب کوئی شخص غروب شمس کے گمان میں سورج غروب ہونے سے قبل ہی افطاری کر لے ، توجمہور علماء کرام کے ہاں اسے اس دن کی قضاء کرنا ہوگی کیونکہ اصل یہی ہے کہ دن باقی ہے اور شک سے یقین زائل نہیں ہوتا ، لیکن شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس پر قضاء نہیں ہوگی ۔

61 - جب طلوع فجر ہو اور کسی کے مونہہ میں کھانا یا پانی ہو تو علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ اسے نکال پھینکنا چاہیے ، اور اس کا روزہ صحیح ہے ، اور اسی طرح جس نے

بھول کر کھا پی لیا اور یاد آنے کے وقت جو کچھ مونہہ میں ہو اسے جلدی سے نکال دینے پر روزہ صحیح رہے گا۔

عورت کے لیے روزوں کے احکام

62 - جو لڑکی بالغ ہوئی اور شرم کی وجہ سے روزے چھوڑتی رہی ، اسے توبہ کے ساتھ ساتھ چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء اور تاخیر کی بنا پر ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہوگا کیونکہ اس نے آنے والے رمضان تک بھی قضاء نہیں کی۔

اور اسی طرح اس لڑکی کا بھی حکم وہی ہے جو حالت حیض میں بھی شرم کی ماری روزے رکھتی رہی ہو اور بعد میں قضاء بھی نہ کی ہو۔

اور اگر اسے اپنے چھوڑے ہوئے روزوں کی تعداد کا علم نہ ہو تو غالب ظن کی بنا پر چھوڑے روزوں کی قضاء کرے گی اور اس کے ساتھ سابقہ رمضانوں کی قضاء نہ کرنے میں تاخیر کی وجہ سے ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو اجتماعی یا متفرق طور پر کھانا بھی کھلائے گی۔

63 - رمضان کے علاوہ بیوی خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھے گی ، لیکن اگر خاوند سفر پر ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

64 - عورت جب حیض کے بعد آنے والا سفید رنگ کا پانی آتا دیکھے تو اس وہ پاک ہو چکی ہے اور اسے رات کو ہی روزے کی نیت کرنی چاہیے اور روزہ رکھے ، اور اگر اسے طہر کے بارہ میں علم نہیں تو پھر روئی وغیرہ سے دیکھے کہ اگر وہ صاف ہو تو روزہ رکھے گی اور اگر خون آلودہ ہو کر نکلے تو وہ حیض کا خون ہے جس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھے گی۔

چاہے یہ خون قلیل مقدار میں ہی ہو ، یا پھر مٹیالہ رنگ کا پانی عادتاً ماہواری کے ایام میں ہی آئے تو روزہ نہیں رکھے گی۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 154) -

جب مغرب تک خون نہ آئے اور عورت نے رات کو روزہ کی نیت کرنے کے بعد روزہ رکھ لیا تو اس کا روزہ صحیح ہے ، اور وہ عورت جس نے غروب شمس سے قبل حیض آنا محسوس کیا لیکن خون مغرب کے بعد آیا تو اس کا بھی روزہ صحیح ہے اور اس دن کے روزے سے کفایت کرے گا۔

حائضہ اور نفاس والی عورت کا خون اگر رات کو ختم ہو جائے تو رات کو روزہ کی نیت کر لینے پر اس کا روزہ سب علماء کے مذہب کے مطابق صحیح ہوگا چاہے وہ غسل طلوع فجر کے بعد ہی کرے۔ الفتح (4 / 148)۔

65 - وہ عورت جسے یہ علم ہو کہ صبح اس کی ماہواری شروع ہوگی اسے اپنی نیت کے مطابق روزہ رکھنا چاہیے ، وہ خون دیکھنے سے قبل روزہ نہیں چھوڑ سکتی ۔

66 - حائضہ عورت کے لیے افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ وہ اپنی طبعی حالت پر ہی رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ رکھا ہے اسے قبول کرے اور مانع حیض ادویات استعمال نہ کرے ، بلکہ اسے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت قبول کرنی چاہیے کہ حیض میں روزے نہ رکھے بلکہ بعد میں اس کی قضاء ادا کرے ۔

امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور سلف صالحین کی عورتیں بھی اسی طرح تھیں ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 151) ۔

اس پر مستزاد یہ کہ موجودہ طب نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ مانع حیض ادویات کے استعمال کے بہت سارے نقصانات ہیں ، اور اس کے استعمال سے بہت ساری عورتیں ماہواری میں مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں ۔

لیکن اگر عورت اسے استعمال کرے اور حیض کا خون نہ آئے تو وہ پاک صاف تصور ہوگی اور اس کی نماز و روزہ صحیح ہے اور اسے رکھنا ہوگا ۔

67 - استحاضہ کا خون روزے پر اثر انداز نہیں ہوگا ۔

68 - جب حاملہ عورت ایسا حمل ساقط کر دے جس میں بچے کی صورت واضح ہو چکی ہو یعنی سر یا قدم وغیرہ واضح ہو چکا ہو تو یہ نفاس کا خون شمار ہوگا ، اور اگر جما ہوا خون یا پھر گوشت کا لوتھڑا جس میں کوئی چیز واضح نہ ہو تو یہ نفاس شمار نہیں ہوگا ، بلکہ اگر وہ استطاعت رکھتی ہو تو اسے روزہ رکھنا ہونگے ، اور اگر استطاعت نہ رکھے تو روزہ چھوڑے لیکن بعد میں قضاء کرے گی ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 224) ۔

اور اسی طرح اگر صفائی کروانے کے بعد وہ صاف ہو جائے تو روزہ رکھے گی ، علماء کرام کا کہنا ہے کہ حمل کے اسی دن بعد بچے کی تخلیق ہوتی ہے یعنی اعضاء بننا شروع ہوتے ہیں ۔

اگر نفاس والی عورت چالیس یوم سے قبل ہی پاک ہو جائے تو وہ غسل کرنے کے بعد روزہ بھی رکھے گی اور نماز بھی ادا کرے گی ۔

دیکھیں المغنی مع شرح الکبیر (1 / 360) ۔

اور اگر چالیس یوم کے اندر ہی دوبارہ خون جاری ہو جائے تو وہ روزہ نہیں رکھے گی کیونکہ یہ نفاس کا خون ہے ، اور اگر چالیس یوم کے بعد بھی خون جاری ہو تو جمہور علماء کرام کے ہاں وہ روزے کی نیت کر کے روزہ رکھے گی اور غسل کر لے گی ، اور اسے استحاضہ شمار کیا جائے گا ، لیکن اگر یہ خون اس کے حیض کے ایام کے موافق ہو تو اسے حیض شمار کیا جائے گا ۔

اگر دودھ پلانے والی عورت نے دن کو روزہ رکھا اور رات کو خون کے دھبے دیکھے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا ۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 150) ۔

69 - راجح یہی ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو مریض پر قیاس کیا جائے گا لہذا اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے ، اس پر قضاء کے علاوہ کچھ بھی نہیں ، چاہے انہیں اپنے آپ یا بچے کا خدشہ ہو ۔

اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

(یقیناً اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور آدھی نماز ہٹالی ہے ، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ ہٹا لیا ہے) سنن ترمذی (3 / 85) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن کہا ہے ۔

حاملہ عورت اگر خون جاری ہونے کی شکل میں بھی روزہ رکھے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا اس کا روزے کی صحت پر کچھ اثر نہیں ہوگا ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 225) ۔

70 - جس عورت پر روزے واجب ہوں جب اس سے خاوند نے رمضان میں دن کے وقت اس کی رضامندی سے جماع کر لیا تو اس کا بھی خاوند کے حکم جیسا ہی ہوگا ، لیکن اگر بیوی مکرہ یعنی اسے مجبور کیا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا نہ کرنے دے ، لیکن اس پر کفارہ نہیں ہوگا ۔

ابن عقیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جس نے سوئی ہوئی بیوی سے نیند کی حالت میں جماع کر لیا بیوی پر کفارہ نہیں ہوگا ، احتیاط اسی میں ہے کہ اس دن کا روزہ قضاء کرے گی ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس کا روزہ صحیح ہے فاسد نہیں ہوا ۔

جس عورت کو یہ علم ہو کہ اس کا خاوند اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر سکتا اسے چاہیے کہ وہ رمضان میں دن کے وقت اپنے خاوند سے دور رہے اور بناؤ سنگار نہ کرے ، رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء عورت پر واجب ہے چاہے اس کا علم خاوند کو نہ ہو ، کیونکہ واجب روزہ رکھنے میں خاوند کی اجازت لینا شرط نہیں ۔

جب عورت رمضان کی قضاء کا روزہ رکھ لے تو وہ بغیر کسی شرعی عذر کے اسے نہیں توڑ سکتی اور نہ ہی خاوند اسے توڑنے کا حکم دے سکتا ہے ، اور نہ ہی وہ اس سے جماع کر سکتا ہے ، اور جماع میں عورت بھی اس کی اطاعت نہیں کرے گی ۔

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 353) ۔

لیکن عورت کے لیے خاوند کی موجودگی میں بغیر اجازت نفلی روزے رکھنا جائز نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کوئی عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4793) ۔

مسائل رمضان میں مندرجہ بالا اشیا کا ذکر باآسانی ہوسکا ہے آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اپنے ذکر اور شکر حسن عبادت پر ہمارا تعاون فرمائے ، اور ہمارے لیے ماہ رمضان کا خاتمہ گناہوں سے بخشش اور آگ سے آزادی کا باعث بنائے ۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔